

جلد حقوق محفوظ ہیں

حُب کے سرسبز راز

یعنی

حُب یا اعلیٰ تسخیر کے سرسبز راز حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ کو عامل
سراپکا انسان کو اپنا صلیح اور حلقہ بگوش بناسکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بلاسکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قربِ صیقل حاصل کرنے میں
نہایت آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ حُب کے ان سرسبز رازوں
کی جواہر غوث الاعظمؒ کے سینہ پر سینہ چلے آتے تھے۔ مجھے
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت ملی ہے

مولفہ صوفی اقبال احمد

پیش کش: محمد اسلم خان، ناشر: کتب کا ہوس

محمد سلیم ریسٹورنٹ، بڑا بازار، لاہور

دیباچہ

مغربی علوم کے تعلیم طبیعیات اور سائنس کے تجربوں کو لوگوں کے دلوں سے نکالنا اور
 منتشر و پھیلنا اصل اثر آدمی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو ذہن بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ
 قرون میں جاسوئے خواہجہ روح دوسرے کے قالب میں الیا کرتے تھے کہ اس میں بات
 انگلی نہیں کر کہ کبھی نیکو دیوار سے چپکا دیں یا گھبراہٹ ہو کر بانہ میں بند ہو جائیں
 حوالے ہیں کہ یہی کھلا کر اپنا کر لیں یہ باتیں بے سبب پرانی دہشتان میں ہو جہ یہ
 کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرے مائل کر اور اعلیٰ زمانہ سائنس کے دلداد وہ ہیں میں بھی
 تعلیم کا حامی اور سائنس کا گردیدہ ہوں اور اس کی بہت مدت تک منتشر و پھیلنا اثروں سے
 منتشر کر رہا ہوں لیکن اگر وہ ایک فلمی کتاب کا مطالعہ کرنا تھا اور یہ فلمی کتاب
 کسی شخص نے طلبہ و روحانی کشش کے بارے میں بہت سے مختلف کتب کے صفائی
 سے فراہم کر کے بنائی تھی نہیں کہی جو عین برعکس اور ایسی باتیں مہری نظر سے
 گذریں جنہوں نے حیرت میں ڈال دیں یا وہ جب سچے کر کے انکو سمجھ جائیں اور
 بھی حیران ہوں کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر
 سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اس میں لکھا تھا کہ بچوں کے چار ناول کا سایہ بڑھ کر
 دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر چلا اور خطا سفر کرے تو زخمی خراب بچوں کی
 چابی پانی پر نہ پیچ جائے۔ ورنہ انکو بوجھ ہو جائینگا۔ بچوں کو کدات کے وقت شیش
 نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مہینے سیر
 سر کے گرد ہار پھیر کر آگ میں ڈال دے۔ درجن کی دھانیں ہرگز نہ کھائی جائیں
 ہر روز میں باہر کر آگ میں اتے جاؤ جسیر روز دھانیں سے۔ اپنی روز اسے آرام
 ہو جائینگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مہینے بعد کے بار کی سوت ناک
 اسے تھلا کر لے۔ اور جگہ میں جا کر لکیر کے دھشت سے بٹھیر کر دو دو دھشت
 گرد بانہ دے۔ اور اسے کہنے کے آج سہار گھر حضرت نے آنا ہی پہل کر تو ہسکو
 اگر کہیں سے کہہ لے پس جب چاہے گھر چلا آئے۔ اور بھی لوٹ کر نہ کہیں گے
 یہ کہنا ہے۔ جبکہ یہ بات نہال کیونست چلے نہیں۔ کیونکہ اگر عرصہ خرم آجائے گا۔ تو وہ

کراپنا کر لیں۔ سو یہ عمل میرے کچھ اور عام لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
جگہ جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دو حکم کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
دبانے۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ چھان بھیجے۔ دھل جانا۔ گھر کے کام دھندے کر دینا وغیرہ
وغیرہ۔ اس سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اندر سے باہر سے بغیر تعلیم کو اکثر
سے اسی قسم کی تسخیر و تحکیم کا قائل تھا۔ اور چونکہ یہ خیال اب بالکل بدل گیا تھا۔ اور میں
روحانی کسٹن اور تاثیر کا مستعد ہو گیا تھا۔ اس لئے میں نے اس امر کے چھیننے کا حکم لا دیا
کہ یہ کہ جس کو بظاہر بہت سے فائدے سے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ اندر سے بھی
سے جس طرح جن بڑا۔ اور کوئی خدمت کر کے چند ایک جگہ کے عمل سے کئے اور اس سے بہت
عائد فائدے کو کوئی نہ پہنچا ہے۔ مثلاً کسی بھائیوں میں صلہ کرانی۔ نبی جانی و سنیوں
کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور ازل کا بغض و کد کر دیا۔ کئی کئی دفعہ جنگی و گھر کر کر
مرزا اور عصمت میں صلہ کر دیا وغیرہ۔ چنانچہ اس جگہ کے عمل کو کوئی نوع کے جس میں
بہت ہی مفید ہے۔ اس لئے اس کا نام میں نے سخن سلوک رکھا۔ اور اس کے کئی ایسے
کئے ہیں کہ چند ہی روز میں اس سے کئی رسانیہ بخلق خدا

یہ مفید اور صلح کا انوار علم غرور ہو توں بظاہر کرنا چاہئے۔ گو اسکا دور اور اسلوبی ہوت ہے
خیالیں گزر گیا۔ بعض بخیال اور بنیاد پرستی کے بجا استعمال سے ناجائز کام بھی
کر سکتے ہیں۔ مگر فعل سلیم دلی کہ اس سے بڑا کوئی قصہ نہیں۔ چھپر کوئی الزام ملے گا کہ کوئی
ایک شخص نے تیزاب پیسا کر دیا۔ چاندی۔ سونے۔ لہو و گرد و صابون کو سو بھینے کیلئے۔ مگر
ایک شہر کو دیئے اس سے تو گول کو بڑے جھانے شروع کر دیئے۔ اہل مغرب کلوروفام
بجاء کی جل جل کی تخلیق دفع کر نیسکے لئے۔ مگر لیسوں نو مسافروں کو سادہ کو ششکار
بیہوش کرنا اور اہل لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل عرب نے کوہین نکالی۔ آگ کو عمل کھڑو۔ مگر
جیسا کہ میں نے اسکو لذات حظ کیلئے کہا۔ شروع کر دیا تاہم میں بجا و کریموں کا کوئی فائدہ
نہیں ہر ایک شخص کو بھی بہت اعلیٰ کا پل صبر کرنا پڑا۔ اور قاضی نیک بنی کہ اس کتاب کو جس سے
شائع کر کے دشمن کو درست بنایا جائے۔ مدد کے کو سنایا جائے۔ حکم کیا۔ اور میرا یہ کہ ابھی
مگر کچھ متعلق کوئی کام ہو تو اس کو کہہ کر دیا جائے۔ جو شک و شبہ میں اتفاق و اتحاد اس سلوک
پھر اس سے کہ تیرے۔ ہر نہ کسی کوئی فرض نہیں کر کوئی ایسی بات خیالات اس سے جو ہر طرح کا

اور کچھ تو کھانا وغیرہ اٹھا لیتا۔ انھوں نے اس نیکو شخص کو جلاوطن کر دیا۔ جاکر بیرونی ملک ہونے کے
 لیے گئے۔ مگر ایک جامع کتب خانہ میں ملوی اور منشی محمد مجرب بھی رہے۔ یہی تمام کے نسخے ہیں۔ مگر
 بننے نسخے اس میں کوئی شکوک و شبہ نہیں ہے۔ وہ سب اس کی کتابیں ہیں۔ مگر کچھ نسخے بعض سینہ
 سینہ کے اسرار اور مجرب ہیں۔ بعض علمی کتابیں۔ اور کوئی کچھ یا ضلع کا نقشہ کی ہوئی ہیں۔ بعض
 ہندو کو بنائے ہوئے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ یہ تمام کرنے پر عالم رہا میں محمد کو بتاتے ہیں۔
 اور چونکہ میر حضرت پیراں پر کاظم کئی روز تک پڑھا تھا۔ اس میں فعل کا اندھ مجرب ایک ہندو
 کی زیارت خواب میں ہوئی۔ اس کی ایک ہزار اور نقشے اور بعض راز تفسیر کو اس کو میرا اپنا بدل
 اور عقیدہ کر کے۔ اور رتبہ راز جناب پیراں کے محمد کو بخشے ہیں۔ اور اس عالم کا عذاب
 سینے اس کتاب کے دو باب مقدمہ میں پہلا باب علم خرم میں جس کی تکلیف دہ ساعات
 معلوم کرنے کا نقشہ ہے۔ چوتھی میں پرہیز کرنے کے طالب کے مطلوب کے ساتھ دیکھنے کا باب
 منسوب اس معلوم کرنے کو قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور بری ترک کیے کوئی
 عمل کیا جائے گا۔ تو اس پر کئی ہندو اور از لنگا۔ اور سکر باب میں مختلف عجائبات ملوی
 اور منشی عجائبات میں کئی ہندو اور کئی شیعہ خدوہ کے خلاف اور تحفے یا کوہ و مل ہیں
 مگر چونکہ جو کہ علم میں اس کا ذکر لایا گیا کسی کرتے ہیں۔ اور واقفیت کی کوئی نوٹ کے طور پر چند ایک
 علموں کو نکھدیا ہے۔ (صوفی اقبال احمد)

عالم کیلئے چند ضروری باتوں کی پابندی

۱۔ اہل حق مسیح مخالف منہ محل کھائے اس پر جو کچھ تہذیبوں میں مذکور ہے۔ وہ پابند ہوں۔
 ۲۔ سوتہ ہے۔ یہی سوتہ کے مالک نفس نامہ زہر اور قوت ہمایہ ملی ہے۔ اور اپنے مذہب کے موافق
 اور کچھ میں مشغول ہے۔ کہ حیثیت برتت۔ ایک خیال کی طرف متوجہ ہے۔ دوسرا پاک ہے۔ پاک
 پر ہے۔ پاک جگر میں بیٹھے۔ اور کئی ایسی شے استعمال کرے۔ جس میں برائی ہو سکتی
 ۳۔ پس پانی۔ سنگ۔ جنہ وغیرہ۔ جو یہ ہے۔ کہ ایسی پروردگار شیعہ کے استعمال سے ممانعت
 ۴۔ سوئی پر سوئی ہوئے ہیں۔ منظر ہوئے ہیں۔ اور عالم کوئی سمجھتا ہے۔ اس میں اس کے
 ۵۔ علوم کی تاثیر شمس پر ہے۔ پانی (۶) بعض علموں میں ترک جراثیمات عیالی و عیالی و عیالی (۷) جراثیمات

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جہاں آئے وہ گشت پر قسم کی پھلی۔ پانہ ہنس۔ بیگن عزیز میری
 جہاں دور۔ وہی۔ کھن۔ کھی۔ چھانچہ وغیرہ ہیں یہی ملوں میں صحت رنگ کی الی اور شکست
 کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض ملوں میں جو کی وہی صحت نکڑ نکڑ کھال پڑتی ہے۔ بعض میں تو
 یہاں تک پانہ ہی جوتی ہے کہ اپنے ہاتھ سے رانی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی باو مشو
 پکانی پڑتی ہے۔ اور بعض ملوں میں کھڑی کے تخت پر جس پر سنا پڑتا ہے اور بعض میں صحت
 فرشتہ میں پر لیسہ را کرنا پڑتا ہے۔ اور جو عملیات جنیات کی دھوت کر ہا کرتے ہیں ان میں
 گرد معد کرتی پڑتی ہے جس کا ذکر آئندہ لکھا جائیگا۔ اور مانی کر اپنے پاس چھری رکھتی
 ہے۔ اور بعض مل چھری کے ساتھ پانی کا جبر ابراہو لیا بھی رکھنا پڑتا ہے (۱۹) جب تک
 چکر ختم نہ ہو۔ کل پر سنا ہو گی پانہ ہی ۵ زمی ہو کر تی ہے۔ چلو تھج ہو تھجے جس میں مل کر ہر روز
 بلاتے ایک دفعہ پڑا۔ لینا عزت ہی ہر اکڑا تھتے۔ تاکہ درد اور درد سے مل پر ہر راجہ جہاں
 ہے۔ اور اس کی تاثیر ٹھننے نہ پائے۔ ورنہ جھڑ مینے سے مل کی تاثیر بر فتن پکا اندیشہ
 ہوا کرتا ہے (۱۰) جس کے لئے جو مل شروع کرے تو جنہاں میں چاند بڑ بنا ہوئی توں
 میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دھتھر مین میں شروع کرے۔ اس کا کام کھینے والا کہ جس کو
 وقت پچھے گئے گئے ہیں۔ یوں پر۔ بدھ۔ جتوہ۔ وقت صبح مشام سات۔ (۱۱) میں ملوں
 بخور میں غرضہ بھی جہاں پڑتی ہے۔ پس شیخ اور جس کے لئے منل سفید۔ منل سفید لاشی سفید
 کا لہر۔ اور اگر ملات پناش پڑا غرضہ کی جی جسے دہرپ ہستے میں لگ کر ملوں کو مل
 کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا مل لگا جسے شلاہو تیا۔ چسلی۔ وین مل۔ ولسری۔ کیرتھ۔ کونہ صندل
 سفید وغیرہ۔ بعض میں پر شاہ کی پانہ ہی لکڑی پر کر تی ہے سو خیلہ۔ تسخیر سفید یا کبیری سفید
 رنگ کی پر شاہ کہہئے۔ جس کے بعض ملوں میں صحت پکی ہی چاند اور بنی پڑتی ہے۔ سو چھوٹی
 چادر لکڑی آدمی کے پانہ سے اندر آدی امپا دھتے۔ مگر سر کھانے کے اندر (۱۲) سفید یا کب
 نقش کشوں کے لئے شلاخ اندیشہ میں کی نظم پانہ اور عفران یا منس۔ دو مانی سپاسی نگر
 اس پانی کے عوض صلاب باقی کیوڑہ ڈاکر غرضہ دار کر لے لیسہ سپاسی کے تونہ بگر ہوئے
 عموماً یا تو صبا میں ڈالے جاتے ہیں یا ہا میں ڈالے جاتے ہیں۔ بعض ملوں میں ایک پانہ کبابی
 میں پکڑہ دیت بر کر شلاخ اندیشہ میں سے نقش کش کر شلاہو جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش کش
 ہر اسے مشابہ۔ ہر دسہا نقش کشا اسے ہر شلاخا۔ ہر شلاخا کہہا ہر اسے ہر شلاخا کہہا

سامات

نام	پہلی	دویم	تیسری	چوتھی	پنجمی	ششمی	ہفتمی	آٹھویں	نہاویں	دسویں
پہلی	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد
دویم	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری
تیسری	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ
چوتھی	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل
پنجمی	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ
ششمی	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد
آٹھویں	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ

رات کی بارہ گھنٹوں کا نقشہ
سامات

نام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پہلی	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد
دویم	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری
تیسری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ
چوتھی	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد
پنجمی	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل
ششمی	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری
آٹھویں	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ	زہرہ	عطارد	زحل	مشتری	میںچ

و مخرج ہر گاہ علیٰ اس سبیل سوچ نکلتے ہی سامات شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر غریب کتب تک کہ قبہ و گرے
 علیٰ القیاس ہی میں ایک سامات ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کی گزری کی ہوتی ہے مگر وہ ایک گھنٹہ میں دانی گزری
 ہوتی ہیں۔ یہی کی سامات غریب قریب کے مگر مہرہ صادق نکلتی ہی ہیں۔ مگر چونکہ وہ مخرج کی آقا کی طرف
 اور طبع کا وقت بہ قدر پہلے ہے۔ یعنی سامات کے استخراج میں بہت غرض نہ فکر کرنا چاہیے نہ غلطی نہ توہم
 فرض نہ کرنا۔ غریب کتب تک کہ مخرج ہے تو بہ مخرج پہلی گھنٹہ کی۔ مخرج کی سری و مخرج کی سری و مخرج
 اور ہر گاہ مخرج کی گزری ہو تو پہلی سامات بہ مخرج ہر گاہ کی سامات کے مخرج کی گزری ہو تو پہلی سامات

پروٹی فٹن تھوڈ یا دھیت کیکر آگ بین لی کرنی بر تو خدادا یا ہر جو فٹن لہو ہو۔ بلکہ باصل
 سلم ہو۔ کیونکہ قصائی جب شاد کی چوٹی نکالتے ہیں تو اس پٹری لہر کر سناخ کر لیتے ہیں
 یا اس کا ایک سو اسیہر ملا تڑوٹاتے ہیں اس لئے تم پٹی ایسی ہوتی جو جن سب نقصوں سے
 مبرا ہو۔ اگر مشرہ آئے۔ تو وہ ایک کچرا فٹج کر کے آئیں سے نکال دے۔ مگر کوئی اصل ای طرح
 فعل پر کرنا ہر تو وہ فعل و نہ جو سینا رنگ کھٹے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت
 اور مسلم ہو۔ اور اگر کوئی مل پاؤں پر کرنا ہو۔ تو حق اللہ کہہ دیا پاؤں یا غر شہورہ پاؤں یا شعل کھڑو
 سعد نیک ستاروں کا حال

مطاردہ مشتری۔ قزو زہرہ سعد میں نیک منہ ہے۔ جس طرح ونب نخس میں تہاں
 اندر مل کہی نیک کہی رہے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی مل قزو قصب میں ہرگز شرع نہ کرے
 جن ہمینوں اور تار بخوں میں قزو قصب ہو تار اس کا جد ول یہ ہے

نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
چیت	۱۵	جیاکھ	۱۶	جینہ	۱۳	اساڈر	۱۱
سلون	۸	بھاڈل	۶	اسرچ	۳	کاکک	۱
گھر	۲۸	ہرہ	۲۶	گھ	۲۲	بھان	۲۱

واقع ہے کہ ہر مینے اور صفائی روز ہر تہا ہے یعنی جس تاریخ کو شروع ہوتا ہے اس کے اوصافی
 مذہب کے شہر ہوتا ہے۔ مثلاً جیاکھ میں ۱۶ ہے تو تاریخ سے شروع ہو کر ۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
 نصف ماہ کا رہیگا۔ اور اگر یکم کاکک سے شروع ہو گا پہلی۔ اور اسی اور نصف تاریخ چسری
 یکم پہنچا کیونکہ اور صفائی دن پرے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال بھیجہو۔ پس
 لازم ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تار بخوں میں شروع دیکھے۔ اور نقصان اٹھائیگا۔
 اس کو کوئی مل شروع کرے گا۔ اور اس کے بدلے میں قزو قصب جائے تو کوہ مضابطہ نہیں ہے۔
 طالع کی موافقت لہو تا موافقت

اگر طالع و مطلقہ کے طالعوں میں تصدیق اتفاق ہے۔ تو عمل سے مطلقہ قابل ہوتا حال ہے
 کیونکہ تصدیق تاثر بھی نہیں ہو سکتی۔ بل اگر تصدیق اتفاق نہ ہو تو ضرر و مضر ہوتا ہے۔ مثلاً
 میں ہر پہلے مہینے کے تار ہیں جس کو ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر طالع کی درستی

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

جامرئج حل سرطان جوا مقرب یزمن
دوستی اور موت شہید
جہی دو
دشمنی اسد

ہر جیسے کی شخص تیار نہیں

ان تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع نہ کریں۔ اگر کچھ نوسرہ انجام نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ شخص ہیں۔ وہ تیار نہیں، اس کی نمیری۔ پانچویں۔ تیرہویں۔ سو گھنٹہ کی گھنٹہیں

چوبیسویں۔ پچیسویں۔
انفوس جنسی باتوں کا ذکر کرنا گیا ہے۔ ان سب کا خوب ہی خیال رکھ لیکن بیک و بد
ساتھ کا۔ نیک بد و بی کا۔ نیک نہ نہ کا۔ صودہ و نزل چاند کا۔ قمر مقرب کا مہرقت
و نامرافقت طالع کا۔ نیک بد تاریخ کا سال سب باتوں کا خیال رکھ کر نیا عمل شروع کرے
پھر اس میں پڑ پڑا کر کرے۔ ترک جو امانت بخدا دی وہانی کا لحاظ رکھے۔ ہمارے ہے
وین پر صودے و غیرہ و غیرہ۔

ترکیب حصار کی۔

بعض محل اپنے زبردست اور سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے
یعنی کنڈال کیچھنا پڑتا ہے۔ وہ خوف پر تلے کہ جن کا سہل اگر وہ پہنچاویں
حصار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ شریعت۔ قل یہ اللہ۔ اہل بیت مکرسی۔ تین سو تیس
۳-۳ بار پڑھ کر چھری پر دم کر کے اپنے گرد بیکر کانٹل بنائے۔ مگر اس ترکیب کے کنڈال
کھینچنے کے۔ ان سب کو آپس میں مل جائیں۔ اللہ کو ہنس میں کس ملتے ڈھنڈے نہ پادیں بلکہ اپنا
کیا کرتے ہیں کہ وہ ان سب کے ہنسنے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض
میں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی انگشت بٹھا دیتے
دم کر کے اس سے ملتے کھینچتے ہیں۔ اگر ٹھکے پاس الی اٹھ کر شہادت کہتے ہیں جلد
کے اندر بعض پاکیزہ پڑا یا مسکنا بچا کر بیٹھتے ہیں بعض مکر کی چوکر کہہ کر شہادت
ہیں۔ بعض ملتے کے اندر چھری اور پانی کا صبر ہوا لوٹا رکھ لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک

باتیں شہاد کے بتائے پر منحصر ہیں۔ احادیث دینیہ والا جس طرح بتائے اسی طرح مل کر پائیے
یعنی جو کہ تجربہ سے مفید پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھری چھری اور پان کا ٹوٹا یا بیٹوں شہید
اپنے ملت کے اندر غزوہ لگے۔ لوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ یا دھڑلٹ جاوے۔ تو فوراً
دھڑلے۔ چھری اس لئے کہ جھل کا کوئی جالہ دخل سانپ بچھڑ گیدڑ وغیرہ آجائے
تو چھری سے اس کو ہٹائے۔ اور چھری اسلئے کہ اس سے جن امور قیامت زور کرنے
میں پاتے۔ اور الگ ہتے ہیں۔ حوائج ہر آیت الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھا جاتے
ہیں۔ مگر ہر مطلب اس آیت قرآنی ہے جس میں طبع ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُمَا فِي حِفْظِهِمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بعض شخص الہد شریف۔ سورہ اقلانس اور آیت الکرسی کے ال اور آخر
۱۱۔ ۱۱ بار دہرے پڑھتے ہیں پڑھ لیتے ہیں۔

عملیات نادرہ

چونکہ ہم فیضِ قلب و جب کے متعلق برسم کے مل کرنا چاہتے ہیں پہلے وہ چھوٹے
چھوٹے عمل لکھتے ہیں۔ جو سخت دلوں کو نرم کرنے میں منحصر ہیں۔

اول سو اچار اچل کا ایک شکا بیکر سپر ۳ یا ۴ مرتبہ یہ پڑھ کر دم کرے۔ اور
اپنے اپنے کان میں ٹانگ کر سات چلا جاوے۔ اس شخص کا دل نرم ہو جائیگا۔
اور تمام غصہ جاتا رہیگا۔ پڑھتے یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِیْمِ

دوم کھنکھ چم عشق۔ دس حرفتیں ہینک ۱۰ ی ع

ص ح م ع م ق پس ایک ایک حرف بگنا جائے۔ اٹھ اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا جائے۔ اگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب کہ ہے تو اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرنا چاہے۔ اگر شروع سے چھوٹی انگلی سے کرے جب کہ ہے تو اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ ہے تو دوسری انگلی بند کرے۔ پھر جب کہ ہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرنا ہوا چلا آئے۔ اور اخیر جب ص ہے تو اگر ٹھابی بند کرے۔ گو یا کہ ان پانچوں حرفوں کے ختم ہونے پر دوسری ہاتھ کی ٹھابی بند ہر جاوے۔ پھر دوسرے پانچوں حرفوں کو اسی طرح کہنا جائے۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرنا چاہے۔ اور اگر بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مشی ہی بند ہو جائے۔ تو دونوں ہاتھ بند لے ہوئے مقابل پہ چلا جائے۔ اور جب نظر سہر پڑے۔ تو ہاتھ کھولے۔ مگر کھولنے میں یہی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ہاتھ کھولے۔ پھر بائیں ہاتھ یعنی شخص کس پر مہربان ہو جائیگا۔

تو اگر رسوم کسی میٹھے بھلے اور خست کے سبز چنے خوش سبب۔ آمادہ۔ تیر۔ آئندہ۔ آثار و جہرہ کے۔ سب سے بکران پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور ہر عزیت ذیل پر بکران پر دم کرے۔ اور سر میں کھنکھر سانسے جاوے۔ نوی سے پیش کر دیکھا۔ عزیت یہ ہے۔ "یا ہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندہ ہے ہاتھ ہری سبزی شکہ ہری راجہ پر جا پیریں پڑی۔ اور میری من میں محمد میں کام میں کام کر چکے۔" میں دو دانہ پڑا کرہ شاو یا علی یا علی یا علی۔

پھر چہارم داہنے ہاتھ کی انگلی شہادت کو برتن میں ڈال کر اپنے لب سے پشانی پر لیس۔ اللہ الرحمن الرحیم اٹیٹھے۔ بکرہ میں کاوش شخص پر سید ہارے پس اس کا عہد فرو ہو جائیگا۔ میں تاثیر اسم اللہ کے کھڑکی ہے اس پر بکرہ شریف کو کہنے کی پنجسم اسم ذیل کہ مرتبہ پڑ بکر اپنے اور دم کرے۔ اور جب حکم یا شخص مطلوب کے دروازہ جاوے۔ تب مرتبہ پڑ حکم سہر بھی دم کرے۔ لیس اللہ تو کثرت علی اللہ لا خذل ولا فو ولا لا باللہ العلی العظیم اللہ ششم مرتبہ ہر وقت کی وقت پڑ بکر دم کرے۔ اور کھنکھنکھنک

ایک چل کے ہتھال سے سب لوگ اسے محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے کھلم-بلا
یا عزیز و یا عزیز بن گل عزیز۔ واضح ہو کہ گیلہ مرتبہ درود شریفین لہل اور
گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور سرور خوشبود کہ تھل کرے۔

مستقیم حیدرات کے روز عشا کے وقت غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اور غرضہ لگاؤ
اور اسو مرتبہ درود شریفین پڑھ کر پڑے پر دم کرے۔ پس وہ پڑا جبکو
وہیے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳۰ یا ۱۰۰ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے تو رستم کے گزند
غیر ذہبے۔ و عایہ ہے۔ لَا تَضُرُّنَا مَعَ اَمِّہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَاوِ وَهُوَ الشَّیْخُ الْعَلِیْمُ

نہم آیت ذیل کو پان کے کڑے درم کر کے جبکو کھلا بنگارہ دروہی پڑھ لیا کرے۔
فَسَيُفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ الشَّیْخُ الْعَلِیْمُ

دہم اگر ان حروف کو اپنے ماتہ کی پٹیلی پر لکھ کر شمس بند کرے۔ اور چوبیس مرتبہ
کے سامنے جائے تو کھلے رہے۔ تو وہ شخص جس سے محبت سے پیش آجگا۔ حروف
یہ ہیں ۵ ھ ۱ یا ۱۰۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کانا نا ضروری ہے۔ اور
ان کا عمل یہ ہے کہ ۱۱۔ روز تک ان کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح
کے وقت لکھا کرے یعنی ایک مرتبہ لکھا۔ پھر شادیا۔ پھر کھلا پھر شادیا اسی طرح ہر
روز سو نقش لکھا کرے۔ اور ہر روز جلاتا رہے۔

اب فیض اور حب کے بڑے بڑے عمل کھے جاتے ہیں

عمل شمس اس عمل کے کمال سے حاصل ہر جا رہے۔ اور اس کے چہرے سے
بیت کھار ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں چل جاوے تو بے اس کا رتبہ چھا جاتا
اور سب حاضرین کی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور اس کی آنکھیں جلال سے لسی بھری ہوتی
ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں پڑتی حال اس طرح
صبح چلنے سے سوا گھنٹہ پہلے گویا صبح کی نماز سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف چل کر
بے صبح نکلتا ہے۔ نہ کہ اسے بیٹھ جاوے۔ ورنہ زانویشے۔ یا چوڑی بلکہ۔ بیٹھے۔
اور صبح کی ٹیکر کا نصرتہ بند ہے۔ کہ آدھ گھنٹہ کے بعد عمل ختم کر کے سید طرح ہر روز لکھا کرے۔

جیسا کہ تصور کیا جائے کہ جوہر کے اندر جو صفت صبح کی نگینہ نظر آنے لگے تب عمل درست جانتے اور پھر اس تصور کو حد تک بڑھا دے۔ یعنی یہ تصور پختہ کر کے جب دنیا سے انصاف کیا۔ صبح کی نگینہ خود آئینہ ہوئی۔ اگر ہر روز پختہ زیادہ کر لیا۔ تو آخر میں تصور کے صبح سے چاندنا ہو جایا کر لیا۔ الفرض یہ تصور پختہ کر کے جس کے بعد عمل پر عادی ہو گیا۔ پھر جس مجلس میں جایا لیا۔ باز عیب ہو گیا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ شیش اور خفاک رہا کرتی تھیں۔ گو یہ عمل سختی کو پہنچ جاوے۔ تاہم لازمی ہے۔ کہ ہر روز یاد دہکر تیسکر دنیا سے کام رووے۔ رکنے ضرور۔ اسم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے

یا انور یا ذوالجلال والاکر اسم اور چکر یہ عمل بولی ہے۔ اسکی اس میں ترک جو امات جلال اور جالی میت ہی ضروری ہے۔ یعنی کہیں۔ پینڈ۔ پینڈ۔ اندھ۔ چلی۔ کرشت۔ ہر قسم۔ دو۔ مری۔ کہیں چھاپہ و غیرہ کا پر پڑ لگے۔ صرف والہ کی کھاد سے۔ اور یاد منور ہے۔

دیگر عمل حُب

صبح کو نماز سے آخر گفت پہلے اندر سے جس ایک کرشت میں نہنا بیٹھ کر۔ صبح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کا وہ بیان لکھے مگر یاد دہانے بیٹھا ہے۔ تو ہر روز جس یا حد ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہو جائیگا۔ دعا ہے۔ ۱۔ الالہ۔ لائے جئے ملا ہے۔ مجھ سے غیر سے اک گھڑی۔ مگر اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ دہر دہرین پڑھ لے

دیگر حُب کے قاعدہ سے عمل حُب

پہلے طالب کا نام اور اسکی والدہ کا نام کہیے۔ پھر مطلوب کا نام اسکی والدہ کا نام کہئے۔ اور پھر صبح کے انگ حروف کہئے۔ پھر اسکی تخلص کر کے۔ یعنی جو حرف ایک نہ لکھا گیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آئے۔ جبکہ اس طرح ہو جائے۔ تب اس کے زام زائے بقا حد صدے شریفی پہلے ایضاً کا حرف شروع میں کہلا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد کہلا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اسکے بعد لکھا۔ اس طرح پھر پھر سی سطر بنائی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پھر شریف کرنا جاوے۔ اور میں جانتا جاوے۔ جبکہ خیر کو وہ ہی پہلے والی سطر جاوے تب بگڑے۔ یہ لازم پوری ہوئی۔ صحائف ذیل سے عمل کر کے جائیگا۔

اور گنتی دھرم دھرم پڑھتا ہے قلم کا طریقہ ہے کہ سبھی میں نام کی جہاں اتنے دن تک مل پڑتا ہے سارے جتنے عروق ایک مصلح کے ہوں اتنی بیج بروہ پڑھتی ہیں بلکہ جہاں تک مل پڑتا ہے اتنی دیر تک غلبہ ہوتا ہے خوشی کا کھانا ہر پہلے بتا چکے ہیں مگر ایک عروق کے موافق ملک چلیں ہند میں پس لین سب کو جمع کر کے جہاں سے پہلے مثالیں خوشی ہو کر کہیں ہوگی اس میں ملک کو فتح جوش و شوق

حریر یا غریبہ مرکب سے لیس، چمکے سبب، حسن سفید گل، بیلن کا قندھلاب،
 بنفشہ، بشکر، حرم سفید، جنبہ، سنبل، خضر، فی، شیشیا، خاک مرکب، بتائیں، اماں، گاہ پر ڈال
 ڈال کر بھاریں۔ اور یہ دسویں سطر میں ترتیب وار لکھ کر ہر روز ایک سے ملا کر دسویں
 پیٹ کر چھٹی کے تیل سے کر کے کر سہ چراغ میں جھوٹے۔ اور چراغ کی جی کاغذ سے ملا کر
 گھر کی طرف رکھے۔ اماں شانہ مل میں مطلب کا تصور کچے گویا و دور درویشا ہے۔ گویا مل
 بنگا ہر لہا چڑا ہے۔ مگر یہ جزبہ اس طرح تاثیر اور جس نے کیا۔ جزبہ پایا احمد مرکب
 اس قدر لمبی چڑی و چارٹ ہے کہ۔ ہے کہ اس کاغذ پر لکھ کر سٹانے رکھے۔ اور پٹنا
 جاف۔ بڑی سہولیت سے پڑھی جائیگی۔ اگر آئے کاغذ پر لکھ کر ایسے پاکیزہ گویا و لکھ کر
 تہہ بھی جائز ہے۔ اگر چیللی کا تیل یا کوئی اور غریبہ و از تیل ملا دے۔ تب بھی جائز ہے مطلب
 تو صوفیوں میں سے ہو کر تا ہے۔ بعض مہملی علی یا خشنش کے تیل میں فی مرفا سا خاک
 غریبہ بنا لیتے ہیں۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور ہزاروں کے بارے میں مرضی ہے کہ جس قسم
 اشیا اور پر بھی گئی ہیں۔ ہر چند کہ تہہ سے قاعدہ ہی چائیں۔ اماں جائز بھی ہیں۔ لیکن اگر
 اس قدر صیغ و بریکیں اور سہولیت کی غرض سے کہ خراج ہا افشین و ملا کر نام چاہئے۔ تو
 خود۔ حسن۔ کاغذ اور شکر ان چاروں شیشیا کو خاک کر کے اگر اس سے بھی کر طبع چاہے تو اگر
 جی بن جانی جو بلز میں گئی ہے۔ اور ایک سے پہلے کو ایک جی آتی ہے لکھ کر کچے۔ اور مل کے
 وقت تہہ میں یا برتن میں ملا کر ملا دے۔

نفل در آتش کامل

نسل متاثرش و نسل نہ آتش بنادہن ہے ایک خاص ہی معاملہ ہے جو پیر فروری کے مضمون میں لکھا جاتا ہے۔ یہ ہے بنانا یا خوار کرنا جو کہ فطرت کی نفس فطانت کش کی محبت میں پتھر ہے تھک کہا کرتے ہیں۔ جو فطرت کے واسطے فطرت نسل متاثرش بنادہ است۔ مگر اگر مسلمہ ہے

بنیات کی پوری نظر آئے کیلکی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب پانچویں دریافت کر لیا کہ اس
 رزق کے لئے باغیچہ کھد کر کسائی اپنے چھوٹے دوست سے لگا دو گے تو مندرجہ ذیل پانچویں
 بحث کیلئے آتشی نقش لکھ کر آگ میں اُل رگے۔ تو مکتوبہ ذیل پر پانچواں اور چھٹی
 نے خالی نقش لکھ کر پانی قبر میں دبا دو گے۔ تو عمل درست ہو گا۔ علیٰ ذہن اقباس ہر چیز کا مینے
 لکھا کر دے۔ فردا تاثیر ظاہر ہو کر گی۔ گو یہ بد وقت طلب ہے۔ اور قطع ابوالشعرا کا ہے
 مگر بے بہت محبت۔ اور سرلسنہ راز میں سے پندرہ کے نقش کا پانچویں قسم کے صبح ذیل میں

آتشی	آبائی	بادی	خاک
۸ ۹ ۶	۸ ۳ ۴	۸ ۳ ۴	۲ ۹ ۲
۴ ۵ ۳	۵ ۶ ۹	۹ ۵ ۶	۳ ۵ ۴
۲ ۹ ۴	۶ ۴ ۲	۲ ۴ ۶	۸ ۶ ۷

واضح ہو کہ جو نقل دیں ہندسہ ۱۱ لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں کل کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔
 اور ان کے ہر نیکانہ قاعدہ ۲ ہے کہ نقش آتشی ایک سے شروع کر کے ترتیباً ۲۰۲۰۲۰۲۰
 کیے جاتے ہیں۔ اور ۹ پر ختم کرے ہیں۔ لیکن آتشی مندرجہ سے شروع کر کے یعنی ۶
 پھر ۹ پھر ۱ پھر ۲ پھر ۳ پھر ۴ پھر ۵۔ اور بادی نقش مندرجہ سے شروع کر کے حسابین
 بلا بھرے۔ اور خالی نقش ۸ سے شروع کر کے حسبہ کیبت کو تمام کر کے عمل تمام ہو گا۔
 شانہ کا عمل

قسمت میں ہے یہ زون گرہ گیر و یکھنا ۱۱ اسے شانہ میں برا خطا تقدیر و یکھنا
 یہ گرہ روکی معمولی غزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتایا بہت مشکل ہے۔ کہو کہ یہ معلومات کا
 بہت گہرا اثر ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے جسکے دو معنی ہیں۔ یعنی تنگی اور سوزنا باب
 ۱۱ میں منوں سے اس کا کہ مطلب میں جس سکتہ کر شانہ میں کس طرح پر تقدیر کا نرشتہ و یکھ
 سیکھ کر اپنا یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے قلعہ میں رہے عامل ہوا کرتے
 تھے۔ جو وہ پانچو کے کرم سال ہجری ۱۱۸۵ میں ترکستان سے پلا کر آئے تھے۔ یعنی کسی خاص مہاجر سے
 انکو پانا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کہ ہسم ڈاکہ ہر دم پھر نکا کرتے تھے اور جو شے
 از قسم گھاس یا دانہ اسکو کھلاتا ہو۔ پھر بھی کہ ہسم ڈاکہ ہر دم نکا کھلا کرتے تھے۔ پھر
 روزانہ دن میں آفتاب کے بیچ میں غل ہوتے وقت کہ ہسم ڈاکہ کشتی میں تربیے ہسم کو
 قلعہ کرتے تھے۔ اور اسکو دین کی زبان صحیح اور سالمہ کمال لیتے تھے۔ لیکن انشاہاد کی

نقش منظم ہے۔

عمل کی شرح

اگر روز ایک سو بار کتب شریف ہر روز
بار بار حکم شیرینی رو مکیا کرے۔ اور ساتویں
روز تک دیکھ کر پانی کی طرح کھائے دیکھ لے
والے سے جنت کر جائے

قل	هو	الله	احد
الله	العبد	لحم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کفوا	احد

دیگر روز چندی جبروت سے شروع کرے اور

ہر روز بعد از اول روز اگر گیارہ مرتبہ درویشی اور دیوانی میں ایک سو ایک مرتبہ
یا دعا ہے۔ یا دن میں مطلب حاصل ہو گا۔ دعا ہے۔ اللہم اجعلنی محبوب
فی قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب تمہارے نام اور ایک کرے۔

نقش پندرہ کی ایک اور عجیب ترکیب

پہلے روز ۳ بار بار کہے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ بار نقش پندرہ سے ہر جاویں بعد ۳ روز کے چوتھے
روز سے ہر روز ایک بار بار ہر روز کہہ کرے۔ اور ۳ دن تک سی طرح کہے تاکہ ۳ دن میں
۳ بار ہی ہر جاویں مگر یا روز میں ۱۰ بار نقش پندرہ کہے گئے۔ پھر ہر روز ایک بار نقش کہہ کرے
اور ۱۱ دن تک سی طرح کہتا جاوے پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی نو گونہ پوری
ہو جائیگی تاکہ بعد ہر روز پندرہ یا کہ از کہہ نقش ہر روز کہہ کرے۔ اور انکی مادامت نہ کہے
تاکہ عمل پر چڑھا جائے۔ دوسری ترکیب ہے کہ روز چندی تاریخ سے شروع کرے پہلے
روز ایک سو سو روز ۲ تیسرے روز ۳ گھنٹے ہی طرح ایک ایک نقش روز ۱۰ بار جاوے۔ جب
پندرہ سے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک
پر پہنچے پھر پڑھا نا شروع کرنے یعنی طرح سو اچھیندہ یعنی ہم دن عمل کرے۔ بعد اختتام
ہر روز ۹ دفعہ نقش کہہ پا کرے عمل پورا ہو گا۔ تیسری ترکیب ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز دیگر
اور بعد تک چھ ۱۰ اور ۱۱ دن تک کہو۔ بعد ہر روز کے ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب
ایک نقش پر نہایت پہنچ جاوے تب چل پورا کیجئے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹ نقش کہہ لیا
کرے تاکہ عمل پورا ہو پس اس نقش سے کس پادشاہی میں ہوتی ہیں۔ فتوحات اور مدد ہوتی
جس کے لئے تیرہ دن سے تیسرے گھنٹے کی سیرت یا سیرت ہے نقش منظم ہے۔

FREE ANILIT

https://www.facebook.com/gr



دیگر حب بن المزیق فر فرحہ
 اگر کسی صحت کا خاتمہ اس سے ہوسکی کرنا ہو تو اس نقش کو کھسکھسائی ہند پر
 باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش کی جائے۔ اس نقش میں جہاں نقاشی ہزار دفعہ
 لکھا ہے۔ وہاں مرد اور صحت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے۔ مگر اس نقش کی زکوۃ کا
 طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ دن تک ہر روز... اس نقش کو کھسکھسائی ہند پر باندھ دیا کرے
 مگر شروع ہاند سے عمل شروع کرنے تک سارے قریب بنائے صبح کی وقت تک ہارے۔ اور
 صندل اسخ سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلائے۔ جب چل پورا ہو جائے۔ تب
 نقش منقطع ہے۔ ہر روز ۹۲ دفعہ ہمیشہ کھسکھسائی کرے۔ تاکہ عمل پورا قائم
 رہے۔ پھر جب چاہے۔ کھسکھسائی صحت کو کھسکھسائی۔ اور
 اسکی تاثیر کا تاثر دیکھے۔ کہ قدرت خدا سے کس
 طرح جلد اثر کرتا ہے۔

ح	۹	۲	۵
ط	ع	۵	۵
۱	۲	۵	۵۲
نک	نک	نک	نک

نقش ۹۲ کا جو پاس رکھنے سے خلقت کی نظروں میں باعرب کر لے

۲۳	۲۸	۲۹	۱۶
۹۸	۱۴	۲۲	۲۴
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۲۸

اگر کسی شخص میں نقش کو کھسکھسائی پاس
 رکھے گا تو خلقت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔
 اب اسکی زکوۃ کا طریقہ سن لیجئے۔
 کہ ہر روز پانچ صاف قلم سے پانچ کاغذ
 ہند و فلان سے ۹۲ نقش لکھا کرے اور
 زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۲ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام بعد پھر ہر روز ۹۲
 کھسکھسائی کرے۔

مسکریم کے طریق سے تسخیر اور حب کا عمل

نہایت مجرب اور معیوم عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے عمل کر لیا ہے۔ وہ اپنی ہر ادھر پہنچا
 ہے۔ طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کو ایک ایک مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔
 عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دروازہ پر بیٹھے۔ تاکہ کوئی نہ کرے۔ اور وہاں باقر
 میں روح مل کر پڑے۔ روح مل کر آجے کیا جائے گا۔ کھسکھسائی کے بعد کھسکھسائی نہ ہوتے۔

اول میں بھی گنبدوں کے مشنوں میں ایک جھوٹی سی فزونی نقل بہالہ کے ہوئی ہے جس کو
 گنبد شکنی بولتے ہیں۔ اگر کچھ چھوڑا تواریں اس سنگی کو دو بوچھے اور سینہ پر رکھا بیگا لٹکائے۔
 اور سنہ زیل کا ۱۰۸ بار جا پکڑے۔ تو وہ سنگی سدہ ہوا پھر اسے زچہ ہی تو اور کڑی
 لگا ب میں گھس کر جس کے کندھے یا دامن پر لٹکائے وہی کچھ صلح ہو جاتا۔ منتر ہے:-
 "گنگہ جن کا پانی لاؤں۔ گنبد شکنی سدہ کر اؤں جسکے کا نہ ہے لاؤں جاؤں
 وہی جیکر بس پرتی ہے۔ جو نہ سا ہے میرا کام۔ جہاد یو کے اس کو آن۔ مگر رکھ کی دس
 وٹائی گنبد شکنی سدہ ہو جائے۔"

دوم۔ ایک جھوٹی سی سپاری توار کو خرید لاؤ۔ اور پانی میں کو سند ہو گیا بیگا
 اور دلوں کی دہونی دیکر ایک سو بیاس بند کر کے رکھ چھوڑے جب کبھی صبح یا چاند گرہن
 ہو تو کر تک پانی میں جا کر وہ سپاری محل جاوے۔ اور یہ منتر پڑھنا ہے جبکہ گہن ختم
 ہو جاوے۔ جب باہر نکال آئے۔ وہ سکر روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ پٹلی
 ثابت نکال کر دھو کر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے پس جس کو اس کا ایک کڑا پان
 میں کھلا دیکھا۔ وہی اسکے کہنے میں ہر جگہ بیگا۔ منتر ہے:- "کالے بن کے کل
 چھڑی گرہن گئے خوفناکے۔ گرہن سپاری کھلتی ہی جیکر بس ہو جاوے۔ وٹائی
 جہاد یو کی وٹائی گردو گھر کا تھو کی۔ لیکن سپاہ کا خیال کہے نہ پانڈا اور صبح
 کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدر سے اوپر پہنچے نہ رہے۔"

سوم۔ اگر انھوں کے دسویں خنڈ کو اتار کر اور کو جلا کر رکھیں۔ اور پس رکھ
 کھان میں رکھ کر کیکر کھلا دیں تو کھانہ والا اسکے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم۔ کالی گھائے کا کھن اور کر لاکر ٹھسی بنا کر رکھ چھوڑے پھر کنواری لکی
 کے پاس سے روٹی لاکر جتی بنا لے۔ اور پس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس
 دوائی کی رات کو دیا کے کنارے جا کر نہ کورہ بازار دئی اور لکی کا چراغ چلاوے۔ اور جب
 گنبد پہلے آلاوے۔ تو اس وقت چراغ روشن کرے۔ اور کابل اور پارسی حفاظت کر سکتے
 پس کابل کھول کر دیکھ کر دیکھ کر جائیگا۔ وہی پس سمجھ کر چلا۔ جب کابل
 نہ بنے آپ یہ منتر پڑھا رہے:- اوم راما نگ۔ سم سنگ۔ ہرنگ۔ ہو مینی پس کر دوسوا۔
 پنجم۔ ایک کھان میں ہر نہ ہو کر چڑی لاکر چھوڑا جائے۔ اور اپنے بھی مرغ جلا کر سکتے

تھا کہ پانا سا۔ سامنے آجائے پس مہار پشتر پڑے۔ پھر چپ چپ اٹھ کھڑا ہو یہی طرح
 اور نہ کہ۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ متر ہے۔ یا ایسے بیٹھان بری کل بکھڑا لے
 کر ان۔ سوتے کر جھٹکا لا۔ بیٹھے کر اٹھا لا۔ نکلے ترانی ملو کا دو دیا حرام کر کے لا
 ششم۔ بندہ لوگ چروہ پا کے کتابے سہا کین کر کے اور چکر چھینکے چنے بن وہ
 بیت سے حج کر کے ٹکھا چھڑے پس کوہرہ یا دیوالی کی حالت کو اکیلا جھل میں جائے
 اور آبادی سے دور چاکر کس چول یا بڑہ کا اکیلا رخت کھڑا ہر اس کے ٹکھے جا کر ایک چوہا بنائے
 اور اس کھر پر ہی کھ چاول بچا دے۔ ایندہ بن کی بھانے وہی مہر کہیں تھے جھٹے گر اپنے گڑ
 ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اسٹھی کنڈل کے اندر بیٹھ کر سب کچھ کرے۔ اور چوہا ہی ہٹے کے
 اٹھ بنائے۔ اور جب تک چول کہیں آپ منتر میں کر پڑتا ہمارے۔ کہ اول کر کے بیٹھے۔ اور بگڑ
 نہ دے۔ بیت ہی خرقہ تک نکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے سے غیر نکلی
 مگر اندر آسکیں گی۔ اسٹھ بیٹھ کر اندر بیٹھا ہے جب چاول کچھ کر کر مل دیں۔ تب اس
 کو دہری کر اٹھ کر رخت سے ہٹے۔ کچھ چاول رخت سے چپک کر۔ چاٹھئے۔ اور کھ
 سر پڑ جھٹے پس ان وہ منتر سے چاروں کو لاک۔ لاک پہچان کر کہے۔ جو چاول کچھ کر
 رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو نہ کھائی میں کھلائی گا۔ تو کوئی شخص یہی کا
 جوہا بیٹھا۔ اگر گرتے ہوئے چاروں سے ایک دو ملے کھلا بیٹھا تو ششہرہ چاٹھئے۔ اگر ان چاروں
 کو دھوپ چل چلی طرح سکھا کر خشک کر۔ دھیلے بند کر کے رکھو گے تو مڑ جائیگے۔ کنڈل نکالنے
 کا منتر یہ ہے۔ آجہ انکر سسی دیو تران چروہ طبق توی رحمن۔ آجہ بکری دیو نرادی محمد صل
 و شہ قری۔ اسوری۔ لکھا ہے لکوت سمند کی کھڑی۔ یا حضرت سلیمان بن ہر تری و لانی۔ ہودھ
 اس منتر کو پڑ کر دہری پر دم کرے۔ اور چھڑی سے ایک حندہ لیا کھینچے کو بکھیر کر ٹھٹھے نہ
 پائے۔ اور جہاں کنڈل کے وہ منتر سنبھل جائیں۔ وہاں چھڑی کا دھمے پس اس کا اندر بھیکر
 مل عن ترے اور چاروں کے پکھے تک۔ پھر نہ جہا جائے۔ منتر یہ ہے۔ وہ ناکرے چاول
 لائن گٹاپ جی سے کھر بچاؤں۔ بڑا کو یہ کھر کھلاؤں۔ سحر کہہ کر اس میں گولوں۔ کیلوں ترے
 مات۔ پتا جس جھے بنائے۔ کیلوں ترے بن جانی جن جھے گو کھلا پائے۔ امنت
 کیلوں بیت کیلوں بیٹوں نت۔ یا گریہ کر جو کس کام میں لوں ہیں لاگرو
 محمد اسمان خان جگر کتب کا لھوں آکبر عیندی چکرک جواب صاحب